ایڈورڈ۔ ڈی۔ چرچل، جونیئر
مترجم: عطاء الرحمٰن میو

پنجاب کی مسلم انجمنیں

(1860ء تا 1890ء)

یہ مضمون پٹیالہ سے نکلنے والے جرنل "پنجاب پاسٹ اینڈ پریذنٹ" جلد 18، نمبر 1 میں اپریل 1974ء میں شائع ہوا۔ یہ جرنل گنڈا سنگھ کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ قارئین اور پنجاب شناسی کے حوالے سے یہ اہم مضمون ہے۔ حقائق اور معلومات سے لبریز اس مضمون کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

محمد شاہ دین 1888ء میں شائع ہونے والے اپنے ایک مضمون میں مسلمان معاشرے کی نشو ونما/ ارتقاء کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کس طرح پچھلے بیس سال میں متوسط طبقہ میں ذہنی بیداری پیدا ہوئی؟

یہ ایک امید افزا بات تھی کہ مسلمانوں میں بالآخر پسماندگی کی بجائے کچھ کر دکھانے کا جذبہ انگڑائی لے رہا تھا۔ افراد معاشرہ ہی صرف اس روشنی سے بہرہ مند نہ تھے بلکہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس بھی پرامید تھی کہ وہ گردونواح کے لوگوں کو کانفرنس کے مقاصد کا ہمنوا بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے (اور تبدیلی لے آئیں گے) یہی حال دیگر مسلمان تنظیموں مثلاً سیّد امیر علی کی نیشنل مسلم آرگنائزیشن اور سید احمد خان کی یونائیٹڈ پیٹریاٹک ایسوسی ایشن کا تھا۔ مقامی گروہوں کی دلچسپیوں سے وہ بھی آگاہ تھے۔ 1880ء کے حالات و واقعات کو بہتر انداز میں جمع کر کے پیش کرنے کے لیے مورخین کے سامنے حالات سازگار تھے۔

اس مضمون میں ان تنظیموں کے کارناموں کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بالخصوص محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی خدمات، جو انگریزی یا اردو میں بکھری ہوئی ہیں۔

Scanned by CamScanner

تا کہ ان انجمنوں کی قومی خدمات کا احاطہ کیا جا سکے اور ان کی کاوشیں منظرِ عام پر آ سکیں۔ ان حقائق کو جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وسیع تر تاریخی شواہد کی روشنی میں ان مباحث کو پرکھا جائے۔ ان انجمنوں نے اس دور کے معاشرے کے لیے کیا خدمات انجام دیں اور کن نامساعد حالات میں منظرِ عام پر آئیں اور کن سرگرمیوں میں ملوث رہیں۔ حقائق کی تہہ تک پہنچنے کے لیے یہ مضمون مرتب کرتے وقت محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے پہلے پانچ سال کے اجلاسوں کی کارروائی کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

کانفرنس کے بانیوں نے کانفرنس کے قواعد و ضوابط مرتب کرتے وقت یہ طے کیا کہ پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبے کے ہر ضلع اور اودھ کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کے متعلق ہر سال رپورٹ مرتب کی جائے گی۔ ان کی توقع تھی کہ یہ رپورٹیں شمالی ہند کے مسلمانوں میں تعلیمی سرگرمیاں تیز تر کرنے میں مددگار و معاون ثابت ہوں گی اور یہ معاشرے میں تبدیلی کا پیش خیمہ بنیں گی۔ ان منصوبوں کی تائید میں پہلے بیس اضلاع کی رپورٹیں توقع سے بڑھ کر آئیں۔ اگرچہ یہ انجمنیں ایک سالانہ اجلاس کی حیثیت سے منظرِ عام پر آئیں۔ ان کے مرتبین مختلف انداز کے تھے۔ جو مختلف مقامات سے معلومات اکٹھی کر کے بھیجتے تھے۔ جن سے کانفرنس کے بنیادی مقاصد کو تقویت ملی۔ گو مقصدِ حقیقی (یعنی عمل بیداری) کے متعلق یہ انجمنیں شروع میں کوئی قابلِ ذکر کارکردگی نہ دکھا سکیں۔ یہی حال ہندوؤں اور سکھوں کی انجمنوں کا تھا۔ ہندوستان بھر میں پھیلی ہوئی مسلم تنظیموں کی 143 اضلاع کی رپورٹیں مرتب کرنا منشی نذیر علی کی ذمہ داری تھی جو چوتھی کانفرنس کے موقع پر پیش کی گئیں۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی رپورٹوں میں سے پنجاب سے متعلقہ 83 سوسائٹیوں کے متعلق مواد ترتیب دے کر ان کی فہرست مضمون کے آخر میں دے دی گئی ہے۔ یہ فہرست ان سوسائٹیوں کی ہے، جن کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی یا ان کی ترویج و ترقی کے لیے مسلمانوں نے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ یہ دور 1860ء-1890ء کے

پنجاب تک محدود ہے اور بہ اعتبار تعداد 33 تا 83 ہیں۔ یہ سوسائیٹیاں ہم نام ہوتے ہوئے بھی مختلف مقاصد کے لیے کام کیا کرتی تھیں۔ یہ مقاصد بنیادی بھی تھے اور ثانوی بھی۔

اس کے علاوہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں پیش کی گئی ضلعی رپورٹوں میں سے 26 مزید انجمنوں کے احوال پر بحث کی گئی گو فہرست میں 22 انجمنوں کے نام شامل ہیں لیکن اس میں بہت سے حوالوں کی روشنی میں 29 مختلف انجمنیں ہیں۔

سوسائیٹیوں کا آغاز اور اقسام:

1860ء تک ہندوستان میں سوسائیٹیوں کا رضاکارانہ طور پر وجود میں آنا کوئی نئی بات نہ تھی۔ یہ خاندانوں، ذاتوں اور اضلاع کے روایتی اتحاد کے بغیر ہی بغرضِ تعلیم علاقائی رابطوں کی بنا پر بڑے بڑے شہروں (مرکزوں) میں 1817ء تک وجود میں آچکی تھیں۔ 1860ء تک پنجاب میں ایسی انجمنوں کا کوئی ریکارڈ (ثبوت) نہیں ملتا۔ مسلمانوں نے بمبئی، مدراس اور کلکتہ میں ان انجمنوں کے قیام اور مقاصد سے غفلت برتی۔

گو پنجاب میں تو یہ انجمنیں بڑے بڑے شہروں میں برطانوی راج کی توسیع اور تبدیلیوں کے ردعمل کے طور پر وجود میں آئیں۔ البتہ مقاصد میں تعلیمی نظام کی اصلاح، انتظامی اصلاحات، مختلف قسم کی نوکریوں کا حصول یا مشنریوں کے خلاف، ہندومت اور اسلام کے خلاف ان کی ہرزہ سرائیوں کا تدارک شامل تھا۔ مسلمان ہندوؤں کے مقابلہ میں تعلیمی اور حصول ملازمت کے حوالے سے خاص کارکردگی دکھانے کے معاملہ میں سست واقع ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے ان انجمنوں کے قیام میں بڑی دیر لگائی۔ مدراس، بمبئی اور کلکتہ نے بھی جو پنجاب کی بہ نسبت لیڈر (پیدا کرنے کے) لحاظ سے بڑے نمایاں تھے اور اکثریت مسلمانوں کی نہ تھی، ان انجمنوں کے قیام میں حصہ لیا۔ انھوں نے مسلمانوں کے لیے دو اہم کارنامے انجام دیے۔

Scanned by CamScanner

اولاً: مسلمانوں میں ان کی سابقہ روایات بحال کیں۔ اوقاف اورزکوۃ اکٹھی کرنے والے اداروں کی امداد کی، جو کہ مسلم حکومت ختم ہو جانے کے بعد خستہ حال تھے۔ پھر ان پر حکومتی، عدالتی، تعلیمی اور بندوبست کی اصلاحات نے بھی بہت برا اثر ڈالا تھا۔ ان انجمنوں نے ایسی سرگرمیوں کے لیے بنیاد و فضا فراہم کی اور متفقہ طور پر کام کے لیے راہ ہموار کی۔

دوم: مسلمان معاشرے کو 19 ویں صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا۔ ان حالات کے باوجود کہ ہندو اور انگریز مسلمانوں کی شناخت مٹانے کے درپے تھے۔ انگریز حکومت کی عدالتی پالیسیاں مسلمانوں کے یکسر خلاف جا رہی تھیں۔ ان انجمنوں نے مسلمانوں میں اصلاحات متعارف کروائیں۔ ان کی ثقافت کے احیاء کے لیے مدد کی۔ مسلمانوں میں سیاسی وشعوری بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی تاکہ مسلمانوں کا ہندوؤں سے الگ تشخص برقرار رہ سکے۔

1860ء اور 1870ء میں ہندو اور مسلمانوں دونوں نے انجمنیں قائم کیں۔ اس مقابلے کے رجحان کا اندازہ MEC کی رپورٹ سے بھی ہوتا ہے۔ یہ رپورٹ ہندوؤں کے علاوہ سکھوں کے متعلق بھی معلومات فراہم کرتی ہے۔ اس رپورٹ سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی اکثریت کی بنا پر مسلمان تکالیف میں مبتلا تھے۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی ضلعی رپورٹس کے مطابق انجمنوں کی تفصیل

ضلع وار	ہندو	سکھ	مسلمان	مشترکہ
جالندھر	2	1	4	1
لاہور	12	1	6	4
ہوشیار پور	2	1	0	0

Scanned by CamScanner

بنوں	0	1	1	0
امرتسر	3	1	5	1
ملتان	1	0	1	0
شملہ	4	1	0	1
انبالہ	0	0	2	0
ڈیرہ غازی خان	0	0	0	0
گجرات	2	0	2	0
ڈیرہ اسماعیل خان	2	0	0	1
مظفرگڑھ	1	0	0	0
سیالکوٹ	3	1	0	0
جھنگ	3	0	1	0
کل:	35	07	22	08

انجمنوں کی اقسام:

یہ انجمنیں مختلف گروہوں نے مختلف ضروریات اور بدلتے ہوئے تقاضوں کے تحت قائم کیں۔ ان کو مقاصد اور سرگرمیوں کے لحاظ سے چھ اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ہر قسم کی انجمن اور معاشرتی اتحادوں کے متعلق جاننے کے لیے اور دیگر معلومات کے لیے اس کی ابتداء اور ممبرشپ کے طریقہ کار کو کھنگالا جا سکتا ہے۔

1: جو پہلی ادبی انجمنیں رضاکارانہ طور پر وجود میں آئیں، فہرست کے مطابق ۱، ۲، ۳ اور ۱۰ شامل ہیں۔ معاشرے کے امیر لوگ ہی ان کی رکنیت حاصل کر سکتے تھے۔ ان کا منشور سیکولر تھا۔ ان کا مقصد مقامی لوگوں میں تعلیم اور تراجم کے ذریعے علم پھیلانا تھا۔

Scanned by CamScanner

لوگوں نے ان انجمنوں سے بھرپور تعاون کیا۔ ان کے مباحثوں میں حصہ لیا۔ ان انجمنوں نے لائبریریوں کی بنیاد رکھی، دارالمطالعہ قائم کیے، مستحق لوگوں کو وظائف دیے۔ صنعت و حرفت میں مدد کی۔ تجارت کو بڑھانے کے اقدامات کیے۔ معاشرتی اصلاحات کیں، رسائل و جرائد جاری کیے۔ مقاصد کی ترویج و تبلیغ کے لیے اجتماعات منعقد کروائے۔ برطانوی راج کے استحکام میں تعاون کیا۔

پنجاب میں انجمن پنجاب لاہور، پنجاب کی سب سے بڑی ادبی انجمن تھی۔ اس کی شاخیں سیالکوٹ اور گردونواح میں قائم تھیں۔ اس انجمن نے دیسی علوم کے احیاء پر زیادہ زور دیا۔ جی۔ ڈبلیو۔ لائٹز نے اس کو اپنا ترجمان بنایا۔ کم از کم شمال مغربی صوبہ میں پانچ انجمنیں موجود تھیں۔ غازی پور سائنٹیفک سوسائٹی 1867ء، روھیل کھنڈ ادبی سوسائٹی 1865ء، فتح پور ادبی سوسائٹی 1864ء، بنارس انسٹی ٹیوٹ 1864ء، ست سبھا 1864ء۔

فرقہ وارانہ تصادم اور شعبہ تعلیم میں ٹیکسٹ سے اردو ترجمہ کرنے کے عمل نے ان ادبی انجمنوں کی سرگرمیوں کو ماند کر دیا گو بہت سی لائبریریاں قائم رہیں۔

2: ان ابتدائی گروپوں میں سے مسلمان گروپوں کا مقصد اسلامی اسپرٹ اور ثقافت کو واپس لانا ربحال کروانا تھا۔ ترتیب کے لحاظ سے یہ ۵، ۷، ۸، ۹ اور ۱۲ تھے۔ ان ادبی سوسائیٹیوں کے ارکان کی سرگرمیوں سے متاثر ہو کر لوگوں نے پرانے علوم پڑھنے میں دلچسپی لی۔ انجمن اسلامیہ لاہور، مساجد کی زبوں حالی اور ان کے تقدس کو بحال کروانے کے لیے وجود میں آئی۔ اس نے اوقاف کے احیاء کے لیے بھی کام کیا۔ انجمن مفید عام قصور، اپنے پریس رمطبع سے ایک رسالہ بھی شائع کرتی تھی۔ ایک صنعتی سکول بھی قائم تھا، جس سے ہاتھ کی مصنوعات تیار کی جاتی تھیں۔ اس نے پرانی روایات کو زندہ کیا۔ روایتی سرگرمیوں کے احیاء کے لیے ان انجمنوں نے ایک نیا ادارہ فراہم کر دیا۔

Scanned by CamScanner

3: کچھ انجمنیں خاص گروہ یا مذہبی فرقہ کے مقاصد کو فروغ دینے کے لیے وجود میں آئیں۔ ترتیب کے لحاظ سے 11,44,45,46,47 اور 54 شامل ہیں۔ مثلاً شیعہ، سیّد، حنفی، اہلِ حدیث اور فرقہ میر، ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہ انجمنیں مذہبی اور معاشرتی روابط کی خاطر وجود میں آئیں۔ 1890ء تک یہ صرف رضا کارانہ طور پر ہی وجود میں آئی تھیں۔

4: کچھ انجمنوں کے قیام کا مقصد صرف پیشہ ورانہ ہنر کی دلچسپیوں کو فروغ دینا تھا۔ بہ اعتبار ترتیب/فہرست یہ 49,53,57,59 اور 60 ہیں۔ گو چند انجمنیں مشترکہ مقاصد کے لیے وجود میں آئیں۔ لیکن فرقہ واریت کے زہر نے جلد ہی ان کی کارکردگی کو گہنا دیا۔ ان کے کارناموں کی فہرست بھی موجود ہے۔ جن میں جدید اور قدیم علوم کا فروغ، قانون کی عملداری، فلکیات، طب، زمیندارہ، امام، آخری گروپ نے اپنی خفیہ سوسائٹی امرتسر میں اس غرض سے قائم کی تاکہ نکاح کروانے پر اس کی اجارہ داری قائم رہے۔

5: ان میں سے بہت سی انجمنیں ثقافتی و معاشرتی اصلاح کا باعث بنیں۔ ان انجمنوں میں انجمن اسلامیہ، انجمن حمایت اسلام شامل تھیں۔ ترتیب واریوں ہیں۔ 50,55,56,65,66,80 اور 81۔ ان کے مقاصد میں مسلم اتحاد سرفہرست تھا۔ ان کی سرگرمیوں میں سکولوں کا قیام، کتب کی اشاعت، مذہبی پبلک جلسوں کا انعقاد، طبقہ امراء کی سرگرمیوں سے متوسط طبقہ کی بہتری، اس سلسہ میں سید احمد خان کا نظریہ نہایت اہمیت کا حامل ہے لیکن اس کو متفقہ حمایت کبھی نہ ملی۔

6: آخر میں چند انجمنیں بنیادی طور پر سیاسی مقاصد کے لیے وجود میں آئیں۔ یہ

Scanned by CamScanner

دو قسم کی تھیں ۔ خاص مقصد کے لیے، خاص طبقہ کی حمایت کے لیے ۔ ترتیب کے مطابق 75,74,73,70,67,64,48 تھیں ۔ جن انجمنوں نے مسلمانوں کے حقوق کی بات کی ان کی ترتیب یوں تھی 83,55,52 ۔

مشکلات :

ضلعی رپورٹوں سے ہمیں ان انجمنوں کی مشکلات اور مسائل کا پتہ چلتا ہے ۔ یہی مشکلات بہت سی انجمنوں کی ناکامی کا باعث بنیں اگرچہ کامرانیاں بھی حاصل ہوئیں ۔ مناسب رہنمائی اور معاشی تنگی ناکامیوں کی بنیادی وجہ تھی ۔ امرتسر کی رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اخلاقی اور معاشی اصلاحات کی کوشش بھی کی گئیں، لیکن اصلاحات کی راہ میں معاشی تنگدستی حائل ہوگئی اور کامرانی نہ مل سکی ۔ فنڈز کی کمی کے باعث بہت سے بدعنوان لوگ انفرادی طور پر اپنا الو سیدھا کرنے لگے، جس سے مقاصد حاصل نہ ہو سکے ۔ ہوشیارپور کی رپورٹ یہ بتاتی ہے کہ آپس کے اختلافات کی بدولت ہر ہفتہ ان کے مقاصد اور منصوبے بدلتے رہتے تھے ۔ انبالہ کی رپورٹ یہ ظاہر کرتی ہے کہ لیڈرشپ کا فقدان تھا ۔ منصوبہ بندی نام کو نہ تھی، جہاں لوگ سرمایہ لگا سکتے ۔ حکومت کے ساتھ تعاون نہ تھا اور نہ حدیث و فقہ کی رہنمائی حاصل تھی ۔ مظفرگڑھ اور ملتان کی رپورٹ کے مطابق غربت کی وجہ سے انجمنیں کم تھیں ۔

یہ مسائل مغربی اضلاع میں بہت ہی زیادہ تھے ۔ اس امر کی وجہ لیڈرشپ کا کمزور ہونا تھا ۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ آبادی زراعت پیشہ تھی ۔ ضلع بنوں میں صرف ایک شہری سکول قائم ہوسکا اور وہ بھی جناب مولوی محمد حمید، فرد واحد کی کوششوں کی بدولت، اور جب انھوں نے شہر چھوڑا تو اسکول بھی بند ہوگیا ۔ یہی حال انجمن اسلامیہ ملتان کا تھا، جو منشی باولی بخش کی امداد کے بغیر اپنی سرگرمیوں کا آغاز نہ کرسکی ۔ چنانچہ انجمن کی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لیے ایک وفد ان کے گھر گیا اور انھیں ہی انجمن کا صدر اور نائب صدر بنا آیا ۔

انجمنوں کی آمدنی بنیادی طور پر عطیات یا فیسوں کی ادائیگی سے ہوتی تھی۔ کسی ایک نواب کی امداد ایک انجمن چلانے کے لیے کافی ہوا کرتی تھی۔ دیگر ذرائع آمدن میں کھالیں اکٹھی کر کے فروخت کرنا، عمارات کا کرایہ، آٹا جمع کر کے فروخت کرنا، یا کبھی کبھار حکومتی امداد شامل تھی۔ انجمن ہوشیار پور آمدنی -/7000 روپے اور انجمن حمایت اسلام، لاہور آمدنی -/10,000 روپے کے ساتھ دو امیر ترین انجمنیں تھیں۔ اسی وجہ سے دونوں انجمنوں کا طباعتی کام بھی متاثر کن تھا۔ یہ حیرانی کی بات نہیں کہ ان انجمنوں کے قیام کے لیے شعور بیدار کیا گیا اور روپیہ اکٹھا کرنے کی مہم شروع کی گئی۔ اس سے سید احمد خان کو تحرّک ملا کہ ان کو بھی چندہ دیں گے۔ بڑی امداد مل جائے گی۔ لیکن مسلمان ابھی تک مذہبی اور معاشرتی بنیادوں پر بٹے ہوئے تھے۔ اگر چہ مقاصد مشترک تھے لیکن انجمن اسلامیہ اور انجمن حمایت اسلام نے ایک دوسرے کے خلاف معاندانہ کردار ادا کیا۔

انجمن اسلامیہ اور انجمن حمایت اسلام:

پنجاب میں انجمن اسلامیہ اور انجمن حمایت اسلام سب سے زیادہ ترقی یافتہ اتحاد کی نمائندہ تھیں۔ بیک وقت انھوں نے پورے پنجاب میں جال پھیلا دیا۔ کچھ علاقے اور شہر زیادہ امیر نہ تھے۔ لیکن وہ ان برانچوں کی امداد تو کر سکتے تھے۔ کیونکہ خدمتِ خلق کا جذبہ ان میں موجود تھا۔ مثلاً جالندھر میں انجمن حمایت اسلام نے ایک شاخ کھولنے کی راہ ہموار کی۔ جھنگ میں انجمن اسلامیہ کے لیے کام ہوا۔ ایسا ہی انجمن حمایت اسلام نے کیا۔ لاہور اور امرتسر ہی صرف دو ایسے علاقے تھے جہاں یہ انجمنیں کوئی خاص مدد حاصل کر پائیں۔

دونوں انجمنوں میں بہت سے مقاصد مشترک تھے۔ انھوں نے تمام فرقوں کو عملی کام کے لیے آمادہ کیا۔ دونوں انجمنوں نے انگریزی اور جدید تعلیم کے حصول پر زور دیا۔ دونوں نے یکساں معاشرتی اصلاح اور سیاسی مقاصد کے لیے کام کیا۔ بہت سے

Scanned by CamScanner

پڑھے لکھے مسلمانوں کے ذہن میں تھا کہ مختلف مقاصد پورے کریں اور مختلف مکاتب فکر کی دلچسپیوں کے لیے نمایندگی کا کام سرانجام دیں۔ کم از کم لاہور اور امرتسر کی برانچوں کے متعلق تو یہ خیالات بالکل درست تھے۔

انجمن اسلامیہ لاہور 1869ء میں ان لوگوں نے قائم کی جو یہ چاہتے تھے کہ مساجد کو پھر سے آباد کیا جائے اور مسلمانوں کی انگریز حکومت میں نمایندگی ہو سکے۔ جب برکت علی خان نے 1873ء میں سربراہی سنبھالی تو انھوں نے اس کے دائرہ کار کو معاشرتی، مذہبی، تعلیمی اور سیاسی میدانوں تک پھیلا دیا۔ امرتسر برانچ کی بنیاد 1882ء میں رکھی گئی۔ خیرالدین مسجد میں ایک اسکول قائم ہوا۔ یہ جلد ہی اینگلو اورینٹل اسکول میں تبدیل ہو گیا۔ گو ان انجمنوں میں رکنیت دوسرے لوگوں کو بھی ملی لیکن ان پر تسلط امیر لوگوں کا ہی تھا۔ اس بات میں تضاد پایا جاتا ہے کہ انجمن کی نمایندگی کن طبقوں کے ہاتھ میں تھی۔ 1888ء میں لاہور کے اجلاس میں لاہور کی شاخ کے نمایندے نے کہا کہ یہ سب کی نمایندہ ہے اور امرتسر برانچ کے ترجمان نے اسے مڈل کلاس کی نمایندہ قرار دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حق رکنیت کبھی بھی عام نہ تھا۔ (لاہور 177-1891ء؛ امرتسر 45-1888ء) یعنی 1891ء میں لاہور برانچ کے 177 ارکان تھے جبکہ امرتسر کے 45 ارکان۔ جبکہ عطیات صرف چند لوگ (امراء) سے ہی موصول ہوتے تھے۔ محمد شاہ دین لاہور شاخ کے انچارج تھے۔ مولوی برکت علی اپنا زیادہ تر وقت علاقے کی رعایا پر اثر ڈالنے کے لیے صرف کرتے تھے۔

یہ ممکن ہے کہ انجمن کا مقصد طبقہ امراء میں سید احمد خان کے نظریات کا فروغ ہو تاکہ وہ زیادہ دل جمعی کے ساتھ ان میں کشش محسوس کر سکیں۔ لاہور اور امرتسر کی انجمنیں سید احمد خان کی پنجاب میں یقینی طور پر نمایندہ تھیں۔ انھوں نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاسوں کے موقع پر بڑا اہم کردار ادا کیا۔ یہ انجمنیں ایک ایسی انجمن کا انتخاب کرتیں جو کانفرنس کے لیے پورے انڈیا میں لوگوں کی حمایت اور شرکت کو یقینی بناتی۔ اس

کانفرنس کے لیے بہت سے افراد کو پنجاب سے شرکت کے لیے آمادہ کیا جاتا۔ دسمبر 1888ء میں کانفرنس کے تیسرے اجلاس منعقدہ لاہور میں انجمن اسلامیہ لاہور نے ہی میزبانی کی ذمہ داری نبھائی۔ انجمن تعلیم میں سید احمد خان کی کی گئی کوششوں کی معترف تھی اور انھی سے رہنمائی لیتی تھی۔ امرتسر برانچ نے ایک سکول M.A.O کالج کی طرز پر بنایا اور لاہور برانچ نے وظایف دینے کا اعلان کیا اور M.A.O کالج کو رقم ارسال کی۔ اپنا سکول کھولنے کی بجائے رقم دینے کے فیصلے کو سید احمد خان نے بہت سراہا۔

1884ء میں انجمن اسلامیہ لاہور کے متبادل کے طور پر انجمن حمایت اسلام لاہور کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے مقاصد میں مشنریوں کی اسلام کے بارے میں کی گئی بے سروپا باتوں کا جواب دینا، اسلامی اتحاد کو تقویت پہنچانا، مسلمانوں کے لیے اسلامی خطوط پر مبنی تعلیمی پروگرام شروع کرنا، خصوصاً لڑکیوں، یتیموں، غریبوں اور اندھوں کے لیے، شامل تھا۔ 1890ء تک اس کی سرگرمیاں متاثر کن تھیں۔ اس نے بہت سے سکول کھولے، ایک رسالہ نکالا اور بہت سی نصابی کتب شائع کیں۔ دو یتیم خانے کھولے، ایک لڑکوں کے لیے، دوسری لڑکیوں کے لیے اور ایسے مبلغین کو تیار کیا جو مشنریز کے ساتھ مباحثہ/مناظرہ کر سکیں۔ انجمن کی ان سرگرمیوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس نے شہروں اور مڈل کلاس طبقے کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ہر شخص اس کا ممبر بن سکتا تھا۔ 1890ء میں لاہور کے ممبران کے تعداد 900 تھی۔ امرتسر میں 1888ء میں 350 ممبران تھے۔ لاہور برانچ کے اثاثہ جات -/26010 روپے تھے۔

انجمن حمایت اسلام نے علی گڑھ تحریک میں دلچسپی لی اور MEC کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں اپنے نمایندے بھیجے۔ لیکن سرسید احمد خان کے تعلیمی اور مذہبی نظریات سے اجتناب برتا۔ سرسید احمد خان انجمن کے اس کردار سے جو وہ مسلمانوں کی مدد اور معاشرتی و تعلیمی حالت سدھارنے کے لیے کر رہی تھی، بہت خوش تھے۔ لیکن کئی موقعوں پر انجمن کے گرلز سکولوں کے متعلق شکوک و شبہات ظاہر کیے اور اس ضرورت پر زور دیا کہ

Scanned by CamScanner

پرائمری تعلیم پر زیادہ خرچ کیا جائے۔ جتنا کوئی ان انجمنوں کے متعلق گہرائی میں جا کر جاننے کی کوشش کرتا ہے، اس کے لیے اتنا ہی مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ لاہور اور امرتسر کے گروپوں کے متعلق عام فرق کو کس طرح بیان کرے۔ کچھ گروپوں نے سرسید احمد خان کے نظریات کی مخالفت کی اور کچھ نے انجمن حمایت اسلام کے تعلیمی پروگرام سے براہِ راست استفادہ کیا۔ کچھ تنظیموں کی بنیاد تو سرسید احمد خان کے دورہ پنجاب 84-1883ء کے موقع پر رکھی گئی، لیکن اس وقت سے ہی کم وبیش یہ سرگرمیاں شروع ہو گئیں۔

انجمنوں کی سرگرمیاں:

مختلف تصورات اور معاشرتی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر ان انجمنوں نے اپنی سرگرمیوں کو پروان چڑھایا۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ لوگوں کی ضروریات کو مقامی آبادی کی صورتحال کے مطابق پورا کیا جائے۔ عمومی طور پر اس کا بہتر حل یہ تھا کہ مناسب منصوبہ بندی کر کے ضروریات کو گھٹا کر کم صورتوں میں پورا کر دیا جائے۔ یعنی ایجوکیشن، مذہب، معاشرتی اصلاح، سیاست اور اشاعت جیسے مقاصد کو زیادہ جامع انداز میں سمو دیا گیا تھا۔ مقامی لوگوں کی ضروریات کو اسی انداز میں پورا کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس سیکشن میں ہم انجمنوں کے مقاصد، ان کی سرگرمیوں اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیں گے کہ انھوں نے کس طرح اپنے مقاصد پورے کیے۔ ضلعی رپورٹیں اس بارے میں ہمیں مکمل آگاہی دیتی ہیں، گو ان سے ہمیں سماجی، مذہب، سیاسی سرگرمیوں اور عمومی کارکردگی کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان انجمنوں نے 1880ء میں تعلیمی یا سیاسی سرگرمیاں اپنا لیں۔ ان سرگرمیوں کے ریکارڈ کے بارے میں جاننا اور ان سے ہمہ پہلو نتیجہ نکالنا بھی آسان ہے۔ کچھ انجمنیں سیاست اور تعلیم کے ساتھ بہتر انداز میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہ کر سکیں ماسوائے چند ایک کے۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی ضلعی رپورٹوں میں انجمنوں کی تعلیمی سرگرمیوں کے

Scanned by CamScanner

بارے میں اہم معلومات ملتی ہیں۔ نیچے ان مختلف اکیس سکولوں کی سرگرمیوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

	سوسائٹی اور سکول	تاریخ	طلباء	درجہ/نصاب تعلیم
1.	انجمن مفید عام، قصور سکول برائے دستکاری	1874ء	25	قالین بافی، نجاری، لکڑی، دھات، چمڑا سازی، سلائی کڑھائی اور رنگ سازی
2.	انجمن اثناعشریہ، انبالہ مدرسہ ناصر المومنین	-	39 شیعہ: 30 سنی: 9	پرائمری
3.	مجلس اسلامیہ امرتسر	1873ء	-	پرائمری، عربی، فارسی، ریاضی، جغرافیہ، قرأت
4.	انجمن اسلامیہ امرتسر، اسلامیہ سکول	1882ء	511 مسلم: 344 ہندو: 125 سکھ: 41 عیسائی: 01	سرکاری اور دیسی نصاب 1885ء سے داخلوں کا آغاز۔ انٹرنس تک
5.	انجمن اسلامیہ جالندھر، مدرسہ اسلامیہ	1888ء	42	

Scanned by CamScanner

انجمن اسلامیہ ملتان، مدرسہ اسلامیہ	1888ء	74	فارسی، انگریزی، ریاضی، حفظ نماز، انجمن حمایت اسلام کا نصاب نافذ ہے۔
انجمن اسلامیہ، لاہور شاہی مسجد مکتب	ـ	22	پرائمری
انجمن اسلامیہ، ایبٹ آباد	1890ء	25	پرائمری
انجمن اسلامیہ، روہتک	ـ	ـ	قرآن مکتب
انجمن اسلامیہ، انبالہ	ـ	ـ	پرائمری
انجمن اسلامیہ، فیروز پور	ـ	60 (1890ء)	قرآن مکتب
انجمن اسلامیہ، گجرات	ـ	1890) 130ء)	پرائمری، انجمن حمایت اسلام، لاہور کا تجویز کردہ نصاب
انجمن اسلامیہ، لدھیانہ	ـ	ـ	پرائمری

Scanned by CamScanner

-	انجمن حمایت اسلام، امرتسر پانچ گرلز سکولز	.16
-	انجمن تائید اسلام، امرتسر مدرسہ	.17
1888ء	انجمن نعمانیہ، لاہور مدرسہ علوم اسلامیہ	.18
1889ء	انجمن حامی قرآن، جالندھر رات کا سکول (Night School)	.19
1884ء	انجمن سٹی سکول، بنّوں	.20
1883ء	انجمن مدرسہ اسلامیہ، گجرات مدرسہ اسلامیہ	.21

Scanned by CamScanner

تھا۔ ایسی اچھی تعلیم کا رواج کم تھا۔ ملتان کی رپورٹ میں تعلیمی نظام میں پائی جانے والی ان خامیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۱۔ گورنمنٹ سکول مذہبی تعلیم نہ دیتے تھے۔

۲۔ مشن سکولوں میں عیسائی طلبا کی اکثریت تھی۔

۳۔ دیسی سکولوں میں جدید تعلیم کی مخالفت پائی جاتی تھی۔

انجمن کے بہت سے سکول ان خامیوں کو دور کرنے کے متمنی تھے۔

ان سکولوں کا نصاب تعلیمی سرگرمیوں کے بارے میں مزید معلومات فراہم کرتا ہے۔ کچھ سکولوں میں انگریزی اور جدید علوم پڑھانے کے ساتھ مذہبی تعلیم کا بھی مناسب انتظام تھا۔ اس کا عملی ثبوت M.A.O کالج علی گڑھ میں ملتا ہے۔ کچھ مدارس میں پردے کی پابندی کے ساتھ خواتین کے لیے جدید تعلیم کا انتظام تھا۔ باعزت گھرانوں کی لڑکیاں گورنمنٹ سکولوں میں کم ہی جاتی تھیں۔ کچھ مدارس میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے لیے جدید اور دیسی علوم کا انتظام تھا۔ عام آدمی بھی ان مذہبی اصولوں سے فیضیاب ہوتے۔ کچھ مدارس تجارت کی عملی تربیت دینے پر مامور تھے، ان کے نزدیک گورنمنٹ سکولوں میں دی جانے والی پرائمری تعلیم بے کار تھی اور کچھ سکولوں میں مذہبی اسکالرز کو عملی تربیت دی جاتی کیونکہ وہ محسوس کرتے تھے کہ مسلمانوں کے زیر انتظام مدارس میں ہی ان مذہبی علماء کو مذہب کے رموز ونکات سکھائے جاسکتے ہیں۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں یہ بات کھلے خزانے کہی جاتی تھی کہ دیسی سکولوں خاص کر قرآن سکولوں میں تعلیم رو بہ زوال ہے۔ پنجاب میں بہت سے دیسی اسکول تھے جہاں انجمنوں کی طرح خوراک، اساتذہ اور باقاعدہ نصاب کا انتظام نہ تھا۔ جس سے لوگوں میں سیکھنے کا رجحان بڑھے۔

کچھ سکولوں میں پورے طور پر سید احمد خان کے نظریات کے مطابق تعلیم دینے کا بندوبست تھا۔ لیکن اکثریت سید احمد خان کے نظریات کی ہمنوا نہ تھی۔ اینگلو اورینٹل سکول

Scanned by CamScanner

امرتسر بہترین مثال تھا۔ جسے علی گڑھ کے بعد انجمن اسلامیہ امرتسر نے ان نظریات پر قائم کیا۔ چند لوگوں کے خیال میں اپنا ادارہ قائم کر کے چلانے کے بجائے علی گڑھ کالج کو چندہ دینا زیادہ مناسب تھا۔

سرسید احمد خان اس بارے میں پریشان تھے کہ محدود وسائل میں رہتے ہوئے لوگوں کو کیسے تعلیم دی جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انھوں نے اپنی ترجیحات کا از سرنو تعین کیا جس کے مطابق، انگریزی زبان و ادب کو نصاب کا حصہ بنانا، پرائمری تعلیم کے مقابلے میں اعلیٰ تعلیم کو اہمیت دینا اور اس سے پہلے کہ معاشرہ دوسرے کالجز کی تعمیر کی جانب متوجہ ہو، ان کی امداد۔ ایم۔ اے۔ او کی تعمیر و ترقی کے لیئے فنڈز اور وسائل کے استعمال کی مخالفت کی۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ خواتین کو مردوں کے بعد تعلیم دی جائے، کیونکہ جب تک معاشرے کے افراد اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ ہوں خواتین کی تعلیم کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اسی بنا پر انھوں نے خواتین کے تعلیمی ادارے قائم کرنے کی مخالفت کی۔ فنی تعلیم کے متعلق بھی ان کا اپنا زاویہ نظر تھا کہ اس کا فروغ ادب، لسانیات اور فلسفہ کی تعلیم کے پروگرام کی اہمیت کم نہ کر دے۔

انجمنوں کی تصانیف:

انجمنوں کی تصانیف کے بارے میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی رپورٹوں میں کچھ زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ البتہ ایسی بہت سی قابل قدر معلومات ضرور ملتی ہیں، جن سے ان کی سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے۔ ان انجمنوں نے ترویج و اشاعت کے اپنے قواعد وضع کر رکھے تھے۔ اجلاس کی رپورٹیں، اخبارات، تعلیمی نصابات، چھوٹے چھوٹے کتابچے، مذہبی کتابچے، معاشرتی اصلاحات، ادبی رسائل اور تراجم اور دیگر سرگرمیاں، اسی طرح دوسری قسم کی کم از کم 35 اشاعتی سرگرمیاں علیحدہ تھیں جو اس میں شامل نہیں ہیں۔ ان میں سے 9-1 خیالات تھے۔ بدقسمتی سے ان میں سے چند ایک اپنا وجود برقرار رکھ پائے۔ حال ہی میں محققین نے انجمن مفید عام قصور کے ادبی "رسالہ" کو بمشکل تلاش کر کے اس

کی علمی و تعلیمی افادیت پر مبنی شائع ہونے والے مضامین کے بارے میں جاننے کی کوشش کی ہے۔کاش یہ کام مکمل ہوا ہوتا۔

سماجی اور مذہبی سرگرمیاں:

سماجی اور مذہبی اصلاحات پر مبنی مقاصد ان انجمنوں کے چھپے ہوئے مواد میں موجود ہیں۔جن سے ان کی سرگرمیاں اجاگر ہوتی ہیں۔لیکن ریکارڈ ابھی تک پس پردہ ہے۔بہت سی انجمنوں کے درمیان اس بات پر اتفاق رائے پایا جاتا تھا کہ کس طرح معاشرے میں پھیلی ہوئی بری رسومات کی اصلاح کی جائے۔وسائل کی بچت کی جائے اور ساہوکاروں کے مہنگے قرض سے بچا جائے۔تجہیز و تکفین اور شادی بیاہ کی مہنگی اور بد رسومات سے چھٹکارا پایا جائے۔لباس کی اصلاح پر بھی زور دیا گیا۔بیواؤں کی دوسری شادی کی حمایت کی گئی خاص طور پر اہل حدیث کی طرف سے،ترقی یافتہ مسلمان تو پردہ کے متعلق بھی اصلاحات کرنے کے حامی تھے لیکن براہِ راست اس حساس معاملے پر مخالفت کرنا ان کے لیے ممکن نہ تھا۔انجمنوں کے اس طرح کے مقاصد اشاعتی حوالے سے سامنے نہ آسکے۔بہت سوں کا خیال تھا کہ معاشرتی اصلاحات دوسری تبدیلیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوں گی اور انھیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

ان مذہبی انجمنوں کی سرگرمیاں مختلف نوعیت کی تھیں۔ابتدا میں بننے والی چند انجمنوں کے مقاصد جن میں مساجد کی بحالی،اوقاف اور زکوٰۃ اکٹھا کرنا شامل تھے،پہلے ہی بیان کیے جا چکے ہیں۔لاہور میں اب مقاصد کی تکمیل زوروں پر تھی۔یہ انجمنیں فرقہ وارانہ سرگرمیوں کا آلہ کار نہ بنیں اور نہ ہی انھوں نے مسلمانوں کو تقسیم کیا۔جیسے سنّی،شیعہ، اہل حدیث،حنفی،صوفی،حتیٰ کہ 1890ء سے قبل جبکہ مسلمان غفلت کا شکار تھے،انھوں نے آپس مین گروہی مباحث سے گریز کیا۔

1880ء کی دہائی میں یہ انجمنیں مسلمانوں کے ایسا مضبوط ذریعہ بن گئیں جو ان میں سیاسی و معاشرتی شعور بیدار کرنے کے خواہاں تھیں۔یہ تحریک مسلمانوں کے

Scanned by CamScanner

روایتی اتحاد، ذاتی تشخص اور مذہبی حد بندیوں سے بالاتھی اور اس میں شہری علاقوں کے تعلیم یافتہ مسلمان شامل تھے۔ یہ انجمنیں دراصل اس مقصد کے تحت وجود میں آئیں کہ مشنریوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے تدارک کے لیے مسلمانوں کے اندر پیدا ہونے والے ردعمل کو ایک تحریک کی شکل دی جائے۔ اس سلسلے میں بہت سی انجمنوں خصوصاً انجمن حمایت اسلام، لاہور نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اس نے اپنا الگ مذہبی نصاب تشکیل دیا۔ اس کے اصولوں پر چلنے پر زور دیا۔ نابیناؤں اور محتاجوں کے لیے سکول کھولے۔ بے سہارا اور یتیم بچوں کے لیے یتیم خانے کھولے، ان کی تعلیم کا بندوبست کیا۔ مذہبی رسائل چھپوائے۔ سالانہ اجتماعات منعقد کروائے۔ 1890ء کی دہائی میں پنجاب میں اس تحریک کے حوالے سے احمدیوں اور اہلِ حدیث اکابرین کے درمیان ایک کشمکش منظرِ عام پر آئی۔

سیاسی سرگرمیاں:

انجمنیں سیاسی معاملات میں تیزی سے ملوث ہوتی گئیں۔ سیاسی سرگرمیوں کے حوالے سے انجمن اسلامیہ لاہور کا ابتدائی محدود کردار نظر آتا ہے۔ انجمن نے باعزت طریقے سے گورنمنٹ سے معاملات طے کرنے کی کوشش کی۔ مسلمان سکولوں کے لیے قابل قبول نصاب مرتب کروایا، اور گورنمنٹ ملازمتوں میں مسلمانوں کے لیے حصہ مقرر کروایا۔ لوگوں میں عام سیاسی شعور بیدار کیا گیا۔ 1880ء کی دہائی میں شہری مسلمانوں میں اس بات کا شعور جڑ پکڑنے لگا کہ مسائل کے حل کے لیے انجمنوں کو ایک پلیٹ فارم پر مدغم کر لیا جائے یا مسلم معاشرے کے مسائل کو مجتمع کر کے مختلف صوبوں میں بسنے والے مسلمان طبقے کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کے ساتھ حکومت کے گوش گزار کیا جائے تاکہ مسلمانوں کی موثر نمایندگی ہو سکے۔ مسائل کے بڑھتے ہوئے اضافے کی بنا پر، جو انجمنیں مذہبی و ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے وجود میں آئی تھیں، سیاسی کردار اپنانے لگیں۔ ان کے منعقدہ جلسوں میں سیاسی حقوق کی بازگشت سنائی دینے لگی۔ مثال کے طور پر انجمن مفید عام قصور نے اپنے مقاصد کا دائرہ کار بڑھایا۔ 1880ء کی دہائی میں اس نے صنعتی

Scanned by CamScanner

سکول قائم کیا۔ اپنے مقاصد اور عوام الناس کے جذبات کی ترجمانی کے لیے ایک باقاعدہ ماہوار "رسالہ" کا اجراء کیا اور عوامی اجتماعات منعقد کیے۔

مسلمان قوم کے لیے 1880ء کا زمانہ سیاسی تبدیلی کا زمانہ تھا۔ یہ جلسوں اور عوامی اجتماعات کے ذریعے ایک نیا رنگ ڈھنگ متعین کرنے کا زمانہ تھا۔ جس کی وجہ سیاسی مسائل سے عہدہ برآ ہونے میں آسانی پیدا ہوئی۔ مختصراً اس بات کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے اس وقت مسلمانوں پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے اور اس بات کی کھوج کی گئی کہ کس طرح ہندو مسلم کشیدگی نے جنم لیا۔ 88-1887ء کے عرصہ میں یہ اہم موڑ/ پیشرفت ہے جب بہت سے مسلمانوں نے اس بات کا تہیہ کرلیا کہ وہ سید احمد خان کے نظریات سے متفق ہیں اور یونائیٹڈ انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن کے مقاصد اور ان خیالات اور مفادات سے جس سے مسلم معاشرے کی بھلائی متوقع ہو اور ان اقدامات سے جو انڈین نیشنل کانگرس کی مخالفت میں اٹھائے جائیں۔ واضح رہے کہ انڈین نیشنل کانگریس مسلمانوں کے مفادات کی بجائے اپنے مفادات کو مقدم رکھتی تھی۔ اس کی حمایت کا اندازہ 54 مسلمان انجمنوں کی فہرست سے ہوتا ہے، جن میں 17 سوسائٹیاں پنجاب میں تھیں اور جو (UIPA) یونائیٹڈ انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن کے منشور سے وابستہ تھیں۔ سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن (CNMA) کی بہت سی شاخوں نے اس معاہدے کی پاسداری کے لیے قراردادیں پاس کیں۔ ان انجمنوں کی طرف سے دیگر سوالات بھی اٹھائے گئے جن میں زبان، ملازمت، تعلیم اور دوسرے مسائل ان کی سیاسی سرگرمیوں کا محور بن گئے۔

ان سوسائٹیوں کے درمیان مسائل زیادہ سیاسی رنگ اختیار کر گئے اور پنڈورا بکس کھل گیا۔ اس تبدیلی کے متعلق مزید جاننے کی ضرورت ہے۔ چند ثقافتی انجمنیں اس میں کیوں شامل تھیں اور دوسری کیوں نہیں اور یہ مسلمان انجمنیں اور پوری مسلمان قوم سیاست میں کیوں دخیل ہوئی۔ کیا یہ سیاسی تنظیمیں مختلف ثقافتی انجمنوں کے بطن سے

Scanned by CamScanner

ابھریں، نتیجے کے طور پر کس طرح سیاسی تنظیموں کا تعلق مسلم معاشرے سے قائم ہوا۔

نتائج:

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس (MEC) کی دستیاب رپورٹوں سے پنجاب کی مسلم سوسائٹیوں سے متعلقہ حقائق و معلومات اس مضمون میں جمع کر دی گئی ہیں۔ اس کے ذریعے ان انجمنوں کی کارکردگی کا نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کچھ علاقوں سے متعلقہ واضح معلومات دو اقسام پر مبنی ہیں۔ جن کے متعلق مزید کھوج اور جستجو کی ضرورت ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ 30 سال کے عرصہ پر محیط یہ سوسائٹیاں دو طرح کی تھیں۔ جنھوں نے اپنے مفادات اور مقاصد کے تحت دو طرح کے وسیع کام انجام دیے۔ ایک نے روایتی اداروں، سکول اور مشرقی اقدار کو بحال کیا اور اس کے لیے ممکنہ طور پر روایتی طریقے استعمال کیے۔ جبکہ دوسری طرح کی انجمنوں نے معاشرتی چیلنجوں کا سائنسی بنیادوں پر مقابلہ کیا اور ملازمت کے لیے نئے طریقے اپنائے۔

ہم جانتے ہیں کہ ان انجمنوں کی ابتدائی سرگرمیوں کا دائرہ کار تعلیم، معاشرت، مذہب اور علم و ادب کی اصلاح پر مبنی تھا۔ لیکن 1870ء اور 1880ء کی دہائی کے بعد کلچرل سرگرمیوں کی بجائے سیاسی سرگرمیاں ان کا مرکز و محور بن گئیں۔ بیرونی شواہد ان انجمنوں کے متعلق اشارہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو توقع تھی کہ انجمنوں کی سرگرمیوں سے معاشرتی تبدیلیاں خاص طور پر تعلیم کے شعبے میں ایک انقلاب آئے گا۔ معاشرے کی خامیوں کا علاج ثقافتی اصلاح میں ڈھونڈا گیا اور ان انجمنوں نے اپنے وسائل میں رہتے ہوئے معاشرتی اصلاح کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ سوالات ذہنوں میں ابھرتے ہیں کہ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے بعد ثقافتی اصلاحات سے توجہ کیونکر ہٹ گئی۔ معاشرتی اصلاحات اور مسائل سلجھانے کے بجائے ان سرگرمیوں ترجیح دینے کے کیا اثرات مرتب ہوئے۔ سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو انڈین نیشنل کانگریس کی سرگرمیوں سے اور اس کی مخالفانہ سیاست سے الگ رہنے کا مشورہ دیا۔ بہت سے افراد کانگریس کا مسلمانوں کے

Scanned by CamScanner

ساتھ معاندانہ رویہ دیکھ کر پہلے ہی الگ ہو چکے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ سیاسی مفادات کے حوالے سے مسلمان یکا وتنہا رہ جائیں گے۔ 1890ء تک یہ خیالات ہر طرف پھیل چکے تھے۔

19 ویں صدی کے آخر میں بیرونی دباؤ کی وجہ سے سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئیں، اس کی وجہ ان علاقوں میں ثقافتی اصلاحات کی کمی کہی جا سکتی ہے۔ یہ انجمنیں ثقافتی اصلاحات کا ہراول دستہ تھیں۔ ان کا ریکارڈ مکمل طور پر دستیاب نہیں ہے اور نتائج بھی متاثر کن نہیں ہیں۔ یہ انجمنیں مقاصد اور حصول مقاصد کے اعتبار سے مسلمانوں کے لیے چراغ کی لو ثابت ہوئیں۔ محمد شاہ دین ان انجمنوں کی کارکردگی سے پرامید تھے، جبکہ نذیر علی ان انجمنوں کی کارکردگی کے تجزیے کے حوالے سے شکوک وشبہات کا شکار تھے۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی سالانہ میٹنگ منعقدہ 1890ء میں انجمنوں کی کارکردگی سے متعلق وسیع موضوع زیر بحث رہا۔ اس بارے میں بہت سی وضاحتیں پیش کی گئیں جو یہاں مقصود نہ تھیں۔ ثقافتی مسائل مزید گہرے ہوتے گئے جبکہ سیاسی مبادلات مزید پرکشش ہو گئے۔

آخرکار بہت سی انجمنیں جو مسلمانوں کے متوسط طبقے سے معرضِ وجود میں آئی تھیں۔ 1880ء کی دہائی میں ایک دوسرے میں مدغم ہو گئیں اور مسلمانوں کے طبقہ اشرافیہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی حالت سدھارنے کی سبیل کرنے لگیں۔ ان انجمنوں کا سماجی انحراف ان معاشرتی طبقات کے مقابلے میں زیادہ پیچیدہ ہے۔ مسلم معاشرہ قبائل، ذات پات، فرقہ واریت اور خاندانوں میں تقسیم ہو گیا اور اس بات کا تجزیہ کیا جانا چاہیے کہ انجمنوں میں کس طرح سماجی گروہ وجود میں آئے۔

Scanned by CamScanner

	نام انجمن، شہر	تاریخ۔ سال	ذرائع
1860ء کی دہائی میں:			
1.	انجمن پنجاب، لاہور ہندو اور مسلمانوں نے مشترکہ طور پر قائم کی۔	1865ء	بہت سے ذرائع
2.	دہلی لٹریری سوسائٹی، دہلی مشترکہ (ہندو + مسلم)	1865ء	رپورٹ آف دی ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن (ER)

Scanned by CamScanner

بہت سے ذرائع	

Scanned by CamScanner

8.	انجمن مواحدین، امرتسر مسلمانوں نے قائم کی۔	1873ء	ایضاً
9.	انجمن رفاہِ رعایائے ہند، دہلی مسلمانوں نے قائم کی۔	1875ء	پنجاب پبلی کیشنز کے مطابق (PL)
10.	انجمن عرب سرائے، دہلی مشترکہ۔	1875ء	رسائل و جرائد میں چھپنے والی رپورٹ (NR)
11.	انجمن اثنا عشر، انبالہ مسلمانوں نے قائم کی۔	1876ء	محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس رپورٹ (MEC)

Scanned by CamScanner

	شہزادہ سلیمان شاہ صدر تھے۔ مولوی اکرام اللہ سیکرٹری

جو مسلمانوں نے مختلف شہروں میں قائم کیں۔

ں۔ تفصیل یہ ہے:

	MEC رپورٹ	اینگلو اورینٹل سکول، اسلامی اتحاد، معاشرتی اصلاحات، وظائف، مطبوعات، CNMA سے الحاق۔
	MEC رپورٹ	سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن سے الحاق (CNMA)
	MEC رپورٹ	پرائمری سکول، 1888ء میں 150 ارکان تھے۔
	MEC رپورٹ	کوئی قابل ذکر کام نہیں
	MEC لسٹ	پرائمری سکول
	MEC لسٹ	شاہ بابو دین، سیکرٹری تھے۔
	MEC لسٹ	
		ایضاً

Scanned by CamScanner

21. جھجھر، روہتک:	ایضاً	قرآن مکتب
22. حصار:	ایضاً	امیر مجید علی نے قائم کی۔
23. روپڑ، انبالہ:	ایضاً	شیخ غلام نبی نے قائم کی۔
24. سیالکوٹ:	ایضاً	سکول بھی تھا۔
25. سنہہ، گورگائنو:	ایضاً	عبدالعزیز نے قائم کی۔
26. فیروزپور:	1887ء ایضاً	منشی رحیم الدین نے قائم کی۔ قرآن مکتب جاری تھا۔
27. گورداسپور:	ایضاً	وظائف جاری کیے۔
28. گوجرانوالہ:	ایضاً	
29. جلالپور جٹاں، گجرات:	1889ء ایضاً	منشی کرم الٰہی نے قائم کی۔ پرائمری سکول قائم تھا۔
30. ہگنی، لدھیانہ:	ایضاً	مولوی نور محمد نے قائم کی۔ ایک سکول بھی جاری تھا۔
31. وزیرآباد:	1882ء ایضاً	فقیراللہ خان نے قائم کی۔
32. جالندھر:	1883ء ایضاً	سکول، مباحثاتی کلب، انجمن حمایت اسلام میں ضم کر دیا گیا۔

انجمن حمایت اسلام کی شاخیں۔ 1890ء تک سات شاخیں تھیں۔

Scanned by CamScanner

1888ء	MEC رپورٹ	اسلامی اتحاد، عیسائیت کے خلاف دفاع، سکولوں کا قیام، مبلغین اسلام، ارکان: 1888ء میں 350
1889ء	ایضاً	سکول جاری کیا، جو انجمن اسلامیہ میں ضم ہو گیا۔
	ایضاً	مولوی قدرت نے قائم کی۔
	ایضاً	حافظ سیف اللہ نے قائم کی۔
	ایضاً	منشی ولی اللہ نے قائم کی۔
	ایضاً	منشی محمد نور اللہ نے قائم کی۔

شن کی شاخیں

1884ء	بہت سے ذرائع CNMA	راجہ جہانداد خان، صدر محرّم علی چشتی، سیکرٹری ممبرشپ مع چھ ایڈیٹرز، 1888ء میں 169 ارکان

Scanned by CamScanner

1886ء	CNMA
1888ء	ایضاً
	ایضاً
1884ء	MEC رپورٹ
1883ء	ایضاً

Scanned by CamScanner

	ایضاً	اسلامی موضوعات پر لیکچرز دیے جاتے اور حکومت کو حکومت کو عرضداشتیں ارسال کرتی۔
1883ء	بہت سے ذرائع	زمینداروں کے لیے اصلاحی معاشرے قرضداروں کی زبوں حالی، وظائف جاری کرنا، یادگار قائم کرنا، میاں نظام مربی وصدر تھے۔ 1886ء میں 160 ممبران تھے۔
1884ء	MEC رپورٹ	امرا کے لیے سکول، مولوی محمد حمید مربی وصدر تھے۔
1885ء	ایضاً	1888ء میں 35 ارکان تھے۔

Scanned by CamScanner

ايضاً

ايضاً

ايضاً

Scanned by CamScanner

57.	مجلس انوار محمدیہ، امرتسر، مسلمانوں			ایضاً	اماموں کی تنظیم، نکاح پر اجارہ داری قائم کرنا۔
58.	نے قائم کی۔ انجمن اصلاح، امرتسر، مسلمانوں			ایضاً	کوئی قابل ذکر سرگرمی نہیں، ڈاک پہنچانے کے لیے
59.	نے قائم کی۔ یونین کونسل، امرتسر مشترکہ (ہندو + مسلم)			ایضاً	چپڑاسی، مولوی عبدالعلی، سیکرٹری تھے۔ MEC کے وکلا کی تنظیم، اب سرگرمیاں ختم ہیں۔
60.	ہمالین یونین کلب، شملہ مشترکہ			ایضاً	سائنسی تحقیق، خلانوردی کی ابتدائی تعلیم، اسلام کے بارے میں نازیبا کلمات کہنے
61.	انجمن ہمدردی جیونت، پٹیالہ مسلم			ایضاً	پر مسلمان علیحدہ ہوگئے۔ حاجی غلام محمد نے قائم کی۔
62.	انجمن خادم اسلام، دہلی			ایضاً	مرزا عبداللہ مربی وصدر تھے۔
63.	انجمن نصرت			ایضاً	مولوی عبدالقادر کرتا
	الاسلام، شملہ مسلم				دھرتا تھے۔ ایک سکول بھی جاری تھا۔

Scanned by CamScanner

	پنجاب پریس 1905-1880ء (BW)
1888ء	ٹریبون
1889ء	ایضاً
1881ء	ایضاً
1884ء	ایضاً

Scanned by CamScanner

PL پنجاب پبلی کیشنز BW	سائنس، فلسفہ، رسالہ بھی تھا۔ 1884ء میں 180 ارکان تھے۔
PL	سماجی اصلاحات کی گئیں، مجلس کے قواعد شائع کیے گئے۔
ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ 1882ء EC	یادگار برائے تعلیمی کمیشن، متوسط طبقہ کی نمایندگی، سید نادر علی شاہ، سیکرٹری تھے۔
UPIA یونائیٹڈ پیٹریاٹک انڈین ایسوسی ایشن کی رپورٹ	مسلمانوں کی بہتری کے لیے سرگرم عمل تھی۔
SAK سید احمد خان کا سفرنامہ پنجاب	انجمن نے سید احمد خان کا دورہ پنجاب میں والہانہ استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

Scanned by CamScanner

1882ء	EC
1886ء	PSC پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ
1884ء	PL
1886ء	PL

Scanned by CamScanner